175870 ـ کنواری لڑکی یا یتیم بچوں کی ماں سے شادی کرنا

سوال

میری شادی ہونے والی ہے، کنواری لڑکی سے بھی شادی کرنا ممکن ہے، اور ایك شہید کی بیوہ جس کے تین یتیم بچے بھی ہیں سے بھی شادی ممکن ہے، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اگر شہید کی بیوہ سے شادی کرنے کا اجروثواب اور کوئی فضیلت ہے تو پھر بیوہ سے شادی کروں.
اور آیا اس سلسلہ میں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث مروی ہے، برائے مہربانی اس سلسلہ میں مجھے مشورہ دیں کہ آیا کنواری لڑکی سے شادی کروں یا شہید کی بیوہ سے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کسی بھی مسلمان کے لائق اور شایان شان نہیں کہ وہ کسی معین شخص کے بارہ میں گواہی دے کہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا ہے، لیکن ہمیں اس کی امید رکھنی چاہیے، بلکہ عمومی طور پر ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جو بھی قتل ہوا وہ شہید ہے، لیکن کسی مخصوص شخص کے متعلق کہنا نہیں چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہم کسی معین شخص کے لیے شہید ہونے کی گواہی نہیں دیں گے چاہے وہ معرکہ میں ہی قتل ہوا ہو، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے متعلق صحیح بخاری میں باب مقرر کرتے ہوئے کہا ہے:

" باب لا يقال فلان شهيد " کسی شخص کے بارہ میں یہ نہیں کہا جائیگا کہ فلاں شہید ہے، انہوں نے صحیح حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس شخص کو بھی اللہ کی راہ میں کوئی زخم آیا حالانکہ اللہ کو ہی علم ہے کہ اس کی راہ میں کسے زخم آیا ہے، تو وہ شخص روز قیامت اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا، اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا، لیکن خوشبو کستوری

کی ہو گی "

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ: " اللہ کو ہی علم ہے کہ کون اللہ کی راہ میں زخمی ہوا ہے " یہ نیت کی طرف اشارہ ہے، یعنی زخمی ہونے والے کی نیت کا اعتبار کیا جائیگا، اور ہمیں اس مقتول کی نیت کا علم ہی نہیں، بلکہ ہم اس کے کفن دفن اور غسل اور نماز جنازہ وغیرہ میں اس کے ظاہر کے مطابق معاملہ کریں گے.

لیکن باطن میں یہ حکم نہیں لگائیں گے کہ وہ شہید اور جنتی ہے، بلکہ اسے شہداء میں شامل ہونے کی امید رکھیں گے " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (21 / 202).

دوم:

خاص کر شہید شخص کی بیوہ سے شادی کرنے کے متعلق شریعت میں کسی فضیلت کا ہمیں علم نہیں، یا پھر خاص کر کسی شہید کے یتیم بچوں کی کفالت کی فضیلت کے متعلق بھی کوئی علم نہیں رکھتے، لیکن عموما یتیم کی کفالت کی فضیلت تو وارد ہے، مگر اتنا ہے کہ اگر کوئی شخص اجر و ثواب کی نیت سے ایسا کرے تو بلاشك اسے اللہ کے ہاں اجروثواب ضرور حاصل ہوگا، خاص کر جب اس بیوہ کے یتیم بچے بھی ہوں.

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے قریبی رشتہ دار یا اجنبی کے یتیم بچوں کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہونگے "

مالك رحمہ اللہ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا.

صحیح مسلم حدیث نمبر (2983) صحیح بخاری حدیث نمبر (5304) میں بھی سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اسی طرح مروی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لہ او لغیرہ " اس قریبی رشتہ دار یا کوئی اجنبی سے مراد یہ ہے کہ اس کا قریبی ہو یعنی دادا یا نانا یا ماں اور نانی

بھائی یا بہن یا چچا اور خالہ اور پھوپھی اور ماموں وغیرہ کی اولاد، اور یا پھر کسی اجنبی جو اس کا رشتہ دار نہ ہو کی اولاد " انتہی

ہمیں امید ہے کہ شہید کے بچوں کی کفالت اور ان کی دیکھ بھال کرنے والے کو زیادہ اجروثواب حاصل ہوگا، اور اس میں زیادہ فضیلت ہے؛ کیونکہ شہید کو بھی اللہ کے ہاں بہت مقام و مرتبہ حاصل ہے، اور پھر اس میں جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب پائی جاتی ہے.

سوم:

بلاشك و شبہ نفس کا میلان تو کنواری لڑکی سے ہی شادی کی طرف ہوتا ہے، اور اس میں شرعا نہ تو ممانعت ہے اور نہ ہی بے رغبتی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، بلکہ شریعت بھی اس فطری میلان کے ساتھ ہے.

لیکن اتنا ہے کہ اگر پہلے سے شادی شدہ یعنی مطلقہ یا بیوں عورت سے شادی میں کوئی راجح مصلحت پائی جائے تو پھر کنواری سے شادی نہ کی جائے، بلکہ کنواری پر شادی شدہ کو فضیلت دی جائیگی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (27173) اور (9126) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اس لیے آپ اپنے متعلق زیادہ جانتے ہیں کہ آپ کے لیے کس عورت سے شادی کرنے میں مصلحت پائی جاتی ہے، اگر آپ سمجھتے ہیں اس بچوں کی بیوہ ماں سے شادی کرنا آپ کے لیے کافی ہے اور آپ کی عفت و عصمت کا باعث ہوگا، اور آپ اس اور اس کے بچوں کی معاملات کو اچھی طرح سرانجام دے سکتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے، امید ہے آپ کو اس میں برکت حاصل ہوگی، اور اللہ کی مدد بھی شامل حال ہوگی کیونکہ اس میں اس عورت کی بھی عفت و عصمت پائی جاتی ہے اور اس کے بچوں کی بھی دیکھ بھال ہے، حالانکہ اس طرح کی عورتوں سے شادی کی رغبت بہت کم ہوتی ہے.

اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کا کنواری لڑکی کی طرف میلان ہے اور آپ اپنے نفس کو بیوہ سے شادی کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو پھر ہماری رائے میں آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ آپ اپنے آپ کو مباح و مشروع حق حاصل کرنے دیں، امید ہے اللہ تعالی اس بیوہ اور یتیم بچوں کے لیے کسی اور کو مہیا کر دے اور وہ ان کی کفالت کرنے لگے.

ہم آپ کو اس سلسلہ میں استخارہ کرنے کی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اچھی طرح اس معاملہ کو سوچ سمجھ کر

سرانجام دیں تا کہ آپ بغیر کسی دلیل اور واضح امر کے یہ معاملہ سرانجام نہ دیں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو خیر و بھلائی اور صحیح راہ کی راہنمائی و توفیق نصیب فرمائے اور آپ کو رشد الہام کرے اور نفس کی شر سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم .